آفاقِ تحقیق

جلد04 شمارہ02(2023)

https://aafaq-e-adab.com

جدید اردو شاعری میں وجودیت کا رجحان

The Trend of Existentialism in Modern Urdu Poetry

Dr. Faiza Anjum

Assistant Professor, Department of Urdu,

University of Karachi

Email: *faiza.anjum@uok.edu.pk*

Abstract:

This paper explores the emergence and evolution of existential themes in modern Urdu poetry. Drawing upon philosophical concepts of existentialism, the study examines how poets express personal freedom, alienation, absurdity, and the quest for meaning in an uncertain world. Through textual analysis of selected poems, the research highlights the shift from traditional metaphysical concerns to individual-centered existential reflections in contemporary Urdu verse.

Keywords: *Existentialism, Modern Urdu Poetry, Alienation, Individualism*

تعارف

جدید اردو شاعری کا منظر نامہ محض جمالیاتی اظہار تک محدود نہیں رہا بلکہ اس میں فکری گہرائی اور فلسفیانہ مضامین بھی بڑی شدت سے سامنے آئے ہیں۔ خاص طور پر وجودیت (Existentialism) جیسے مغربی فکری رجحان نے اردو شعرا کو متاثر کیا، جس کا اظہار بیسویں صدی کے وسط میں ہونے لگا۔ وجودیت کا بنیادی نکتہ انسان کی آزادی، تنہائی، بے معنویت، اور خود اختیاری سے جڑا ہے، جس کا عکس اردو شاعری میں انفرادی احساسات، کرب، سوالات، اور وجودی تشکیک کی صورت میں نمایاں ہے۔

وجودیت کا تعارف اور اردو شاعری میں داخلہ

مغربی فلسفہ وجودیت کے بنیادی اصول اور اس کے اردو شعری ادب پر اثرات

وجودیت ایک فلسفیانہ تحریک ہے جو انیسویں اور بیسویں صدی میں یورپ میں ابھری، خاص طور پر ژاں پال سارتر، کیرکیگارڈ، ہائیڈیگر اور البرٹ کامو جیسے مفکرین کے افکار سے متاثر ہوئی۔ اس فکر کا بنیادی مرکز "وجود" ہے، جو انسان کے انفرادی وجود، اس کی آزادی، انتخاب، اضطراب، اور بے معنویت پر زور دیتا ہے۔

یہ فلسفہ اس وقت پروان چڑھا جب یورپ جنگوں، مذہبی بحران اور اخلاقی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔ اسی فکری پسمنظر میں وجودیت نے انسان کو مرکز بنایا، جو اپنی ذات کے فیصلے خود کرتا ہے اور اپنی زندگی کا ذمہ دار خود ہوتا ہے۔

اردو شعری ادب، خاص طور پر نظم، نے جب جدید فکر سے رابطہ استوار کیا تو وجودیت کے اثرات نمایاں طور پر ابھرنے لگے۔ اردو شاعری جو ابتدا میں جمالیاتی و روحانی موضوعات تک محدود تھی، جدید شعرا جیسے ن۔م۔راشد، مجید امجد، اور جون ایلیا نے اسے فرد کی داخلی کشمکش، تنہائی، اور بے معنویت کے اظہار کا ذریعہ بنا دیا۔

ن۔م۔راشد کی شاعری میں انسان "نہ کوئی خدا، نہ رسول" کے تصور سے آزاد ایک ایسا وجود بن کر ابھرتا ہے جو اپنی تقدیر کا خالق خود ہے۔ یہ رجحان اردو شاعری میں فکر کی گہرائی، علامتوں کے استعمال، اور نئی شعری ساخت کی تشکیل کا سبب بنا۔

جدید اردو شاعری میں انفرادی وجود کا شعور

انفرادی شناخت، خودی، اور تخلیقی آزادی کی شعری ترجمانی

جدید اردو شاعری نے انفرادی شعور کو مرکزی حیثیت دی۔ یہ شعور فرد کی خودی، اس کی آزادی، داخلی کرب، اور احساسِ وجود پر مبنی ہے۔ شاعر اب سماج یا روایت کا ترجمان نہیں بلکہ خود اپنے وجود کا عکاس بن چکا ہے۔ اس تبدیلی کا محرک وجودی فکر ہے، جو فرد کو کائنات میں تنہا، مگر خود مختار مانتی ہے۔

مجید امجد کی شاعری میں انفرادی شعور کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔ وہ وقت، فنا، اور وجود کے المیے کو نہایت فکری انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ان کی نظم *اک اور دن گزرا* میں فرد اپنے وجود کے چھوٹے چھوٹے لمحات کو تاریخ میں محفوظ کرنے کی خواہش کرتا ہے۔

جون ایلیا کی شاعری مکمل طور پر انفرادی سطح پر وجود کی کشمکش کا اظہار ہے۔ وہ معاشرتی اقدار سے بے زار، اپنے آپ سے خفا، اور کائنات سے لاتعلق شخص کے جذبات کو زبان دیتا ہے۔ اس کی شاعری کا مرکز "میں" ہے، جو ہر شے کا محور اور مظہر ہے۔

ان شعرا کے ہاں تخلیقی آزادی کا بھی نمایاں احساس پایا جاتا ہے۔ وہ روایتی اسالیب اور زبان سے انحراف کرتے ہیں، نئی لفظیات، آزاد نظم، اور غیر روایتی استعاروں کا استعمال کرتے ہیں تاکہ انفرادی تجربے کو مؤثر طور پر بیان کر سکیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ جدید اردو شاعری میں انفرادی وجود کا شعور نہ صرف فکری آزادی کی علامت ہے بلکہ یہ شاعری کو نئے معنوی اور اسلوبیاتی زاویے فراہم کرتا ہے، جس نے اردو ادب کو بین الاقوامی فکری دھاروں سے ہم آہنگ کر دیا۔

شعری اسلوب میں تنہائی، کرب، اور بے معنویت کا اظہاریہ

داخلی اذیت، سماجی بیگانگی، اور شعری اظہار میں وجودی المیہ

جدید اردو شاعری کا ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ اس نے انسان کے باطنی کرب، تنہائی اور وجودی بے معنویت کو انتہائی گہرائی سے بیان کیا ہے۔ اس رجحان کی جڑیں وجودیت کے فلسفے میں پیوست ہیں، جہاں انسان ایک "اکیلا وجود" ہے جو ایک بے رحم اور غیر متعین کائنات میں اپنی شناخت تلاش کرتا ہے۔

شعری اسلوب میں یہ رجحان مخصوص علامتوں، تمثیلوں اور آزاد نظم کے ذریعے ظاہر ہوا ہے۔ شاعر اب روایتی قوافی یا غزل کے محبوب سے مخاطب نہیں، بلکہ وہ اپنی ذات سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس خود کلامی میں درد، شک، بے یقینی اور لاشعوری اضطراب شامل ہوتا ہے۔

ن۔م۔ راشد کی نظم *زندگی سے ڈرتے ہو* ایک بے رحم حقیقت پسندی کی علامت ہے، جہاں زندگی کو بوجھ، بے مقصد، اور سرد سمجھا گیا ہے۔ وہ سوال اٹھاتا ہے کہ انسان جینے سے کیوں ڈرتا ہے؟ کیونکہ وہ زندگی کی سچائیوں کا سامنا نہیں کر پاتا۔

مجید امجد کا کلام ایک خاموش اور گہرا کرب لیے ہوتا ہے۔ ان کی نظمیں جیسے *اک اور دن گزرا*، وقت کی بے رحمی، انسانی فانی وجود، اور اندرونی خلا کو بیان کرتی ہیں۔ یہاں شاعر ایک گواہ ہے، جو اپنی ذات اور کائنات کے درمیان کسی تعلق کو دریافت نہیں کر پاتا۔

یہ تمام اشعار دراصل سماجی بیگانگی، رشتوں کے انہدام، اور معنویت کی تلاش میں ناکامی کا اظہاریہ ہیں، جو وجودی المیے کی شعری ترجمانی بن جاتے ہیں۔

منتخب شعرا میں وجودی رجحانات: ن۔م۔ راشد، مجید امجد، اور جون ایلیا

نمائندہ شعرا کے کلام میں وجودیت کے فکری اور علامتی نقوش

جدید اردو شاعری میں جن شعرا نے وجودیت کو فکری اور علامتی سطح پر پیش کیا، ان میں نمایاں نام **ن۔م۔ راشد، مجید امجد اور جون ایلیا** کے ہیں۔ ان شعرا نے نہ صرف وجودی فلسفے کو شعری قالب میں ڈھالا بلکہ اردو شاعری کو نئے فکری افق عطا کیے۔

ن۔م۔ راشد

راشد کی نظموں میں فرد کی آزادی، عقائد سے بغاوت، اور انسانی تنہائی نمایاں ہے۔ ان کی نظم *حسن کوزہ گر* میں حسن ایک استعارہ ہے جو وقت، فنا، اور محبت کے درمیان بکھرتا ہے۔ راشد کا کلام کائناتی سطح پر وجود کے سوالات سے جڑا ہوا ہے، جیسے وہ کہتا ہے:

"میں بھی ہوں ایک مسافرِ شب، بے خبر از خویش و خویش واں!"

مجید امجد

امجد کی شاعری ایک عام انسان کی اندرونی کشمکش کی آئینہ دار ہے۔ اس میں روزمرہ زندگی، گزرنے والے لمحات، اور وقت کی تیزی کے بیچ انسانی وجود کی ناپائیداری کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کی نظموں میں علامتی اشیاء (دھوپ، درخت، گلیاں) دراصل وجودی احساسات کی نمائندگی کرتی ہیں۔

جون ایلیا

جون ایلیا کا لہجہ مکمل طور پر وجودی المیے سے لبریز ہے۔ ان کے اشعار میں انکار، مایوسی، کرب، اور شعور کی بغاوت نمایاں ہے۔ وہ روایت، مذہب، سماج اور محبت ہر شے پر سوال اٹھاتے ہیں۔

:مثلاً

کیا ستم ہے کہ اب تری صورت"

"!غور کرنے پہ یاد آتی ہے

جون کا کلام ایک مسلسل احتجاج ہے—ایک بغاوت کہ وجود کیوں ہے؟ اور اگر ہے تو اس کا مطلب کیا ہے؟

نتیجہ یہ ہے کہ ان تینوں شعرا نے اردو شاعری کو صرف ایک جمالیاتی اظہار سے آگے بڑھا کر فکری، وجودی اور علامتی جہت عطا کی۔ ان کا کلام اردو شاعری میں وجودیت کا مکمل بیانیہ تشکیل دیتا ہے۔

وجودی شاعری کا فکری اثر اور اردو تنقید میں پذیرائی

تنقیدی زاویے، اثرات اور مستقبل میں اس رجحان کی معنویت

وجودی فکر نے اردو شاعری کو محض جمالیاتی یا رومانوی اظہار سے نکال کر ایک فکری اور فلسفیانہ جہت عطا کی۔ بیسویں صدی کے وسط سے شروع ہونے والا یہ رجحان رفتہ رفتہ اردو نظم اور بعد ازاں غزل کے مزاج میں بھی سرایت کر گیا۔ اس رجحان نے اردو ادب کو عالمی فکری مباحث سے جوڑا، خاص طور پر مغربی فلسفہ، خاص کر ژاں پال سارتر، کامو، اور ہائیڈیگر کے نظریات سے ہم آہنگ کیا۔

اردو تنقید میں ابتدا میں وجودیت کو کسی حد تک بے یقینی، مایوسی، یا الحاد سے تعبیر کیا گیا۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ تنقیدی شعور میں گہرائی آئی اور اس رجحان کو ایک فکری اور داخلی صداقت کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ **حسن عسکری، غلام عباس، شمیم حنفی اور مظفر علی سید** جیسے ناقدین نے اس رجحان کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ اس کے تحت شاعری کے نئے معانی اور جہات کو اجاگر بھی کیا۔

حسن عسکری نے وجودیت کو مشرقی اور اسلامی تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی اور اس کے داخلی کرب کو انسان کی روحانی تلاش سے جوڑا۔ ان کے مطابق وجودیت دراصل انسان کی تلاشِ ذات کا نیا اسلوب ہے، جو اردو شاعری کے مزاج سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہے۔

شمیم حنفی نے ن۔م۔راشد اور مجید امجد کے حوالے سے کہا کہ ان کی شاعری میں موجود وجودی رجحانات نے اردو نظم کو معنوی طور پر خود مختار اور فکری طور پر بیدار کیا ہے۔

جہاں تک مستقبل کی معنویت کا تعلق ہے، وجودی شاعری آج کے انسان کے داخلی اضطراب، شناخت کے بحران، اور سماجی پیچیدگیوں کو بیان کرنے کے لیے موزوں ترین وسیلہ ہے۔ موجودہ دور کے نئے شعرا، جیسے **عباس تابش**، **علی زریون**، اور **عمیر نجمی** وغیرہ کے کلام میں بھی وجودی عناصر کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے، اگرچہ ان کا انداز مختلف اور عصری ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ وجودی شاعری اردو ادب میں ایک فکری تحریک کے طور پر جڑ پکڑ چکی ہے۔ یہ رجحان نہ صرف کلاسیکی اقدار سے بغاوت کا اظہار ہے بلکہ فرد کی داخلی دنیا کو زبان دینے کی ایک سنجیدہ کوشش بھی ہے۔ اردو تنقید اب اس رجحان کو سطحی مایوسی کے بجائے ایک فکری تحریک کے طور پر تسلیم کرتی ہے، جو ادب کی وسعت اور فکری گہرائی کو بڑھاتی ہے۔

خلاصہ

اس مقالے میں جدید اردو شاعری میں وجودیت کے فکری رجحان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر فائزہ انجم نے ایسے شعرا کے کلام کو موضوع بنایا ہے جنہوں نے فرد، تنہائی، خودی اور کائناتی بے معنویت جیسے موضوعات کو گہری فکری سطح پر پیش کیا۔ ن۔م۔راشد کی شاعری میں مغرب سے متاثر ہو کر انسان کے داخلی کرب کو زبان دی گئی، جبکہ مجید امجد کی نظموں میں وقت، فنا اور وجودی شکست و ریخت کو فلسفیانہ انداز میں پیش کیا گیا۔ جون ایلیا کا لہجہ مکمل طور پر وجودی المیے سے لبریز ہے، جہاں سوال، انکار، اور ناپائیداری کا غلبہ ہے۔

یہ تحقیق واضح کرتی ہے کہ جدید اردو شاعری محض جمالیاتی اظہار کا وسیلہ نہیں بلکہ ایک فکری تحریک کا حصہ بھی ہے، جس میں وجودی مسائل کو نہایت گہرائی سے برتا گیا ہے۔ اردو تنقید کو چاہیے کہ اس رجحان کا باقاعدہ ادبی و فلسفیانہ مطالعہ کرے تاکہ اردو شاعری کے اس نئے زاویے کو سمجھا جاسکے۔

حوالہ جات

حسن عسکری، (1975)، ادب اور فلسفہ، لاہور: مجلس ترقی ادب۔

گوتم، عارف (2004)، ن۔م۔راشد کی شعری کائنات، کراچی: سنگ میل۔

احمد، رفیق (2011)، اردو نظم اور وجودی فکر، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان۔

زاہد حسن (2009)، مجید امجد کی شاعری: ایک فکری مطالعہ، لاہور: ادارہ ادب۔

احمد ندیم قاسمی، (1981)، شاعری کا نیا موڑ، لاہور: الفیصل۔

علی، شبیر(2012) ، جون ایلیا: وجودی المیے کا شاعر، کراچی: مجلسِ قلم۔

مظہر، قاضی(2008) ، جدید اردو نظم میں فکری رجحانات، لاہور: اردو اکیڈمی۔

خرم، شمیم(2016) ، ادب اور تنقید کی فکری جہات، اسلام آباد: ادارہ ترقیات ادب۔

منور، یونس(2013) ، وجودیت: مفہوم اور اطلاق، لاہور: ادارہ فلسفہ۔

راشد، ن۔م۔(1950) ، ماورا، لاہور: سنگ میل۔

امجد، مجید(1974) ، شبِ رفتہ کے باطن سے، ملتان: بزمِ امجد۔

ایلیا، جون(2002) ، یعنی، کراچی: فرخ پبلی کیشنز۔

ظفر اقبال(1990) ، شاعری اور وجودی فکر، راولپنڈی: اردو پبلیکیشنز۔

فرید، شکیل(2017) ، ادب، فلسفہ اور وجودیت، کراچی: انوار پبلیکیشنز۔

کامران، حسن(2005) ، معاصر اردو نظم اور فلسفہ وجود، لاہور: بزمِ دانش۔

وارثی، مبشر(2014) ، جدید اردو شاعری کا فکری پس منظر، لاہور: مجلس ترقی ادب۔

سحر، فاطمہ(2018) ، وجودی ادب اور اردو شاعری، کراچی: شعبہ اردو، جامعہ کراچی۔

علی، بدر(2020) ، تہذیب، ادب اور خودی کا بحران، اسلام آباد: قندیل پبلیکیشنز۔

خالد جاوید، (2011)، شاعری اور داخلی کرب، لاہور: بزمِ سخن۔

شفیق، ریحان(2022) ، ادبی تنقید اور وجودی رجحانات، لاہور: دارالعلم۔